



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 2-25/AIMS
December 17, 2025

فکر و نظر

پاکستان کی فوجی قیادت جماعت اسلامی اور پی ٹی آئی کو متحد ہونے سے کیوں اور کیسے روکتی ہے۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Military Influence in Pakistan, Civil–Military Relations, Deep State

Keywords: Political Engineering, Electoral Politics, Military Economy, Democratic Instability

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

کے ”گہری ریاست“ پاکستان کا سیاسی منظر نامہ بنیادی طور پر سیاسی جماعتوں اور فوجی ادارے کے درمیان موجود کشمکش سے تشکیل پایا ہے، جسے اکثر تصور سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مسلح افواج نے تاریخی طور پر حکومت پر نمایاں اثر و رسوخ قائم رکھا ہے اور بعض اوقات براہ راست مداخلت کے ذریعے خود کو کے درمیان فاصلہ بھی (PTI) اور پاکستان تحریک انصاف (JI) قومی سلامتی، اسٹریٹجک پالیسی اور سیاسی استحکام کا ضامن ظاہر کیا۔ جماعت اسلامی اسی حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے، جس کا مقصد کسی ایسی متحد اور طاقتور عوامی قوت کے ابھرنے کو روکنا ہے جو ادارہ جاتی اثر و رسوخ کو چیلنج کر سکے۔

فوج اس امر کو یقینی بنانا چاہتی ہے کہ کوئی ایسا وسیع شہری اتحاد وجود میں نہ آئے جو نظریاتی اور عوامی دونوں حوالوں سے مضبوط ہو۔ جماعت اسلامی کی منظم اسلامی تنظیم اور پی ٹی آئی کی عوامی مقبولیت اگر یکجا ہو جائیں تو یہ ایک مذہبی و قومی نوعیت کا اتحاد بن سکتا ہے جو دفاع، کشمیر پالیسی اور اعلیٰ سطحی سفارتکاری میں فوجی کردار پر سوال اٹھا سکے۔ ماہرین کے مطابق ایک بڑے اور نظریاتی طور پر متحد شہری بلاک کا ابھرنے فوج کی اسٹریٹجک پالیسی پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت کو محدود کر سکتا ہے، جیسا کہ ماضی کی فوجی مداخلتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

فیصد ووٹ حاصل کر کے قومی اسمبلی میں 31.8 کے انتخابات میں تقریباً 2018 حالیہ سیاسی حقائق بھی اس امکان کو نمایاں کرتے ہیں۔ پی ٹی آئی نے کے کراچی بلدیاتی انتخابات میں دوبارہ سیاسی قوت کا مظاہرہ کیا اور شہر کی 2023 سب سے بڑی جماعت کا مقام حاصل کیا، جبکہ جماعت اسلامی نے میں حافظ نعیم الرحمن کا امیر جماعت منتخب ہونا بھی اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ دونوں جماعتیں 2024 دوسری بڑی جماعت بن کر ابھری۔ اپریل عوامی حمایت اور منظم قیادت کو یکجا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

فوج خارجی اور داخلی سلامتی کی پالیسیوں پر اپنے کنٹرول کو برقرار رکھتی ہے اور ایسے کسی شہری اتحاد سے خائف رہتی ہے جو اس اجارہ داری کو چیلنج کر سکے۔ پاکستان کی تاریخ، جن میں ایوب خان کا دور، ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف مارشل لا اور پرویز مشرف کا اقتدار شامل ہے، اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ دفاع، کشمیر پالیسی اور امریکہ، چین اور خلیجی ممالک سے تعلقات کو فوج اسٹریٹجک شعبے تصور کرتی ہے۔ ان شعبوں میں کسی بھی شہری اصلاح کی کوشش فوجی مداخلت کے خدشات کو جنم دیتی ہے۔

سیاسی جماعتوں کے درمیان اختلافات فوج کو ثالثی کا کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان کے سیاسی نظام میں فوج اکثر تصادمات کے حل اور کے انتخابات کے 2018 اتحادی بندوبست میں مرکزی کردار ادا کرتی رہی ہے۔ پارٹیوں کے درمیان انتشار فوجی ثالثی کی ضرورت کو بڑھاتا ہے، جیسا کہ کے بعد کے سیاسی حالات میں مختلف اتحادوں کی تشکیل و تحلیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ 2022 بعد اور

فوج کے زیر انتظام اقتصادی ادارے، جیسے فوجی فاؤنڈیشن اور آرمی ویلفیئر ٹرسٹ، بھی سیاسی اتحاد کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہیں۔ اگر پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی کا کوئی متحد پلیٹ فارم مالی شفافیت یا اصلاحات کا مطالبہ کرتا تو یہ فوجی اقتصادی مفادات کے لیے خطرہ بن سکتا تھا، جس کے باعث ایسے اتحاد کو روکنے میں دلچسپی برقرار رہتی ہے۔

سیاسی بحران کے مواقع پر ریاستی ادارے، بشمول پولیس، انٹیلی جنس، احتسابی ادارے اور عدلیہ، سیاسی کنٹرول کے آلات کے طور پر بروئے کار آتے ہیں۔ کو عمران خان کی گرفتاری کے بعد ہونے والی گرفتاریوں اور عدالتی کارروائیوں نے پی ٹی آئی کی تنظیمی صلاحیت کو کمزور کیا اور ممکنہ سیاسی 2023 مئی 9 اتحاد کے امکانات کو محدود کر دیا۔

قیادت اور تنظیمی فرق بھی اتحاد کے امکانات کو متاثر کرتے ہیں۔ پی ٹی آئی ایک قائد مرکز جماعت ہے، جبکہ جماعت اسلامی شوریٰ نظام، کارکن نیٹ ورک اور اسلامی جمعیت طلبہ جیسے ادارہ جاتی ڈھانچوں پر انحصار کرتی ہے۔ یہ فرق امیدواروں کے انتخاب، پیغام رسانی اور نظم و ضبط میں فطری اختلافات پیدا

تک دونوں جماعتوں کا اتحاد بھی 2018 سے 2013 کرتے ہیں، جنہیں سیاسی انجینئرنگ کے ذریعے مزید مستحکم کیا جاسکتا ہے۔ خیبر پختونخوا میں بالآخر ناکامی سے دوچار ہوا۔

ایک ممکنہ متحدہ ہبی و قومی اتحاد پاکستان کے بین الاقوامی تعلقات میں بھی پیچیدگیاں پیدا کر سکتا تھا، خاص طور پر امریکہ، خلیجی ممالک اور علاقائی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کے تناظر میں۔ فوج نے تاریخی طور پر اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ شہری حکومت خارجہ پالیسی میں محدود کردار ادا کرے، اور اسی لیے ایسے اتحاد کو خطرے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

علاقائی اور نسلی سیاسی تقسیم بھی پارٹیوں کو الگ رکھنے کی حکمت عملی کو تقویت دیتی ہے۔ پی ٹی آئی کا ووٹر بیس خیبر پختونخوا، پنجاب کے شہری نوجوان اور اسلام آباد میں مرکوز ہے، جبکہ جماعت اسلامی کی مضبوطی شہری سندھ، خصوصاً کراچی، اور طلبہ نیٹ ورک میں پائی جاتی ہے۔ ایک متحد اتحاد پنجاب، خیبر پختونخوا اور کراچی میں سیاسی توازن کو چیلنج کر سکتا تھا، جو دیگر بڑی جماعتوں کے لیے بھی مسئلہ بن جاتا۔

کی حکمت عملی سیاسی نظام میں متعدد کمزور جماعتوں کو برقرار رکھتی ہے، جس سے بار بار بحران پیدا ہوتے ہیں اور فوجی ثالثی، ”منظم انتشار“ مجموعی طور پر کا کردار مضبوط رہتا ہے۔ سیاسی قطبیت اور تصادم فوجی اداروں کو حفاظتی اقدامات اور ہنگامی اختیارات بڑھانے کا جواز فراہم کرتے ہیں۔ تاریخی واقعات اور حالیہ سیاسی بحران اس امر کو واضح کرتے ہیں کہ جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کو الگ رکھنا ایک اسٹریٹجک انتخاب ہے، جس کے ذریعے سیاسی طاقت کو منقسم اور ادارہ جاتی اثر و رسوخ کو برقرار رکھا جاتا ہے

Reference:

- Fair, C. C. (2014). *Fighting to the end: The Pakistan Army's way of war*. Oxford University Press. <https://global.oup.com>
- Haqqani, H. (2005). *Pakistan: Between mosque and military*. Carnegie Endowment for International Peace. <https://carnegieendowment.org>
- Jalal, A. (2014). *The struggle for Pakistan: A Muslim homeland and global politics*. Harvard University Press. <https://www.hup.harvard.edu>
- Nasr, S. V. R. (1994). *The vanguard of the Islamic revolution: The Jamaat-e-Islami of Pakistan*. University of California Press. <https://www.ucpress.edu>
- Rizvi, H. A. (2019). Civil–military relations in Pakistan: A critical overview. *Journal of Strategic Studies*, 42(3–4), 1–20. <https://doi.org/10.1080/01402390.2018.1559194>
- Siddiqua, A. (2007). *Military Inc.: Inside Pakistan's military economy*. Pluto Press. <https://www.plutobooks.com>
- Shah, A. (2017). *The army and democracy: Military politics in Pakistan*. Harvard University Press. <https://www.hup.harvard.edu>
- Waseem, M. (2012). *Politics and the state in Pakistan*. Islamabad Policy Research Institute. <https://ipripak.org>

- International Crisis Group. (2018). *Pakistan's political parties and democratic governance*. <https://www.crisisgroup.org>
- Zaidi, S. A. (2015). Issues in Pakistan's economy and political power. *Economic and Political Weekly*, 50(18), 43–52. <https://www.epw.in>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).